Dr Shahnaz Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D College Tripu

غالب کی شاعرانہ عظمت

غالب جن کا نام مرزا اسداللہ خاں تھا اور تخلص کبھی غالب اور کبھی اسد بنا لیتے تھے۔ اردو کے سب سے زیادہ جانے مانے شاعر ہیں۔ ان کی شہرت ان کے چھوٹے سے دیوان کی وجہ سے ہے۔ غالب نے انسانی ذہن و فکر کی عظمت کو بذات خود ایک فرد کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اور یہی چیز انہیں ذوق، مومن آتش اور ناسخ کے علاوہ دوسرے شعرا سے ممتاز کرتی ہے۔ غالب کے یہاں ~~تخلیقی فکر کے بجائے~~ تخیلی فکر کے بجائے تحلیلی فکر پائی جاتی ہے۔ اور یہ ایک فطری تھا، اگر وہ تحلیلی فکر کو اپنی غزل میں اپنانے تو شاعرانہ عظمت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے تھے۔

غالب نے اپنی فنی اور فکری ورثہ تلاش کرنے میں ذہنی آزادی اور ذاتی تجربے کو اپنا رہبر بنایا، عقل سے روشنی مانگی اور تخیل کی مدد سے جذبہ و عقل، وجدان اور شعور کو ملا کر شعر کی تخلیق کی۔ عشق جو ہر حیات اور ہماری غزل کا محبوب موضوع رہا ہے۔ غالب کے عشق میں وارفتگی ہے۔ جینے والی بے چارگی نہیں، بے خودی ہے، سپردگی نہیں برگشتگی ہے۔ افسردگی نہیں۔ حق تو یہ ہے کہ حسن و عشق کے جذبات و احساسات اور واردات و کیفیات کی ترجمانی کے سلسلے میں انسانی نفسیات کے رنگ کی جیسی تصویریں غالب نے کھینچی ہیں۔ اس کی مثال دوسری جگہ ملنی مشکل ہے۔

غالب کی غزل کا مہذب اور پرتکلف انداز بیان میر کے سادہ اور درویشانہ انداز بیان کے مقابلے میں بڑی حد تک بدلتا ہے

غالب کی شاعری کی خصوصیت ان کے اعلیٰ تخیل میں پوشیدہ ہے۔

یہی چیز ہے جو غالب کو ان کے ہم عصروں میں ممتاز کرتی ہے۔ غالب کی غزلوں میں جہاں
گہری معنویت ہے وہیں ان کی غزلوں کی شیرازہ بندی بھی دوسرے شعرا کی
نسبت زیادہ بہتر ہے ۔

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
بارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد

غالب کی شاعرانہ عظمت کے راز کو اقبال نے پہچانا
تھا۔ جو خود بلند پایہ شاعر تھے۔ انہوں نے غالب کے منفرد تخیل ہی کو ان کی عظمت اور
ہر دلعزیزی کا سبب بتایا ہے۔ اور غالب کے وسعت تخیل کی داد حضرت جگر
مراد آبادی نے بھی دی ہے۔ تخیل کے اندرونی رمز سے ہی غالب نے اپنی غزلوں میں
فائدہ اٹھایا ہے اور وہ اندرونی رمز دل ہے۔ تخیل کی ان رنگا رنگ جلوہ آرائیوں
سے غالب کا سارا دیوان بھرا ہوا ہے۔ مرزا غالب میں تضادات یکجا کرنے اور
ان میں امتزاجی کیفیت پیدا کرنے کا خاص ملکہ ودیعت تھا۔ انہوں نے اپنے
تغزل کی ہیئت سازی میں بھی اسی اصول پر عمل کیا۔ اردو غزل گویوں میں
میں دو زبردست ہیئت ساز گزرے ہیں۔ ولی دکنی اور مرزا غالب ولی دکنی نے
شاہ گلشن کے مشورے کے بموجب دکنی میں فارسی الفاظ اور تراکیب رائج کیں
اور اس طرح انہوں نے غیر دانستہ طور پر جدید اردو کی شاعری کی بنیاد رکھی
میر تقی میر نے ولی دکنی کے اسلوب کو نکھارا اور
ولی دکنی نے جو قدم اٹھایا وہ ادبی لحاظ سے انقلاب آفریں تھا۔
غالب نے جو قدم اٹھایا وہ اس سے بھی زیادہ انقلابی تھا۔

Scanned with CamScanner

غالب کے یہاں ان کی بہتات ہے۔ انہوں نے فارسی کے محاوروں کا اردو ترجمہ کر کے اپنی اپنی غزلوں میں کھپایا اور اسی طرح جدت اور شاعرانہ کاری کا ثبوت دیا۔ بعض دفعہ ایسا محسوس ہوتا ہے وہ فارسی میں سوچتے ہوں اور اردو میں شعر کہتے ہوئے بلا تکلف اسکا استعمال کر دیتے ہوں۔ ایسی سینکڑوں مثالیں غالب کے کلام میں موجود ہیں۔ انہوں نے فارسی ترکیبات اور صفات بلا تامل اردو میں استعمال کیے اس طرح وہ عام روایت سے ہٹ کر اپنی راہ علیحدہ نکالنا چاہتے تھے۔ ولی دکنی کے متبعین میں میر تقی میر اور غالب کے متبعین میں اقبال جیسے شاعر پیدا ہوئے۔ میر نے ولی کی روایات کو اور اقبال نے غالب کی روایات کو دو رجحانوں کی شکل میں اردو میں مستقل حیثیت دے دی

Shahnaj Ara.